سوال

(338) میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1) میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد قبر پر اذان دینا کیسا ہے ؟ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قبر پر اذان دی گئی جوکہ باعث نزاع بنی ہوئی ہے اور قبر پر اذان دینے کے جواز میں ۔ "مشکوۃالمصابیح "کی حدیث پش کی جاتی ہے :

«عن جابر رضی اللہ عنہ قال : خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حین توفی فلما صلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع فی قبرہ وسوي علیہ سج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبحنا طویلا ثم کبر فکبرنا فقیل : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !لم سبحت ثم کبرت ؟ قال : لقد تضایق علی ہذا العبد الصالح قبرہ حتی فرجہ اللہ عنہ» (قال الالبانی اسنادہ ضعیف المشکاۃ (١٣٥) احمد (٣٦-) ح (١٤٨٥٩)

(رواہ احمد مشکواۃ المصابیح باب اثبات عذاب القبر الفصل الثالث ص ٢٦)

(2) کیا شیطان (ابلیس) قبر میں میت کے پاس آتا ہے یا نہیں ؟

(3) کیا شیطان قبر میں سوال وجواب کے وقت میت کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے ؟ قبر پر اذان دینے سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور میت کو جواب دینے میں آسانی ہوجاتی ہے یہ دلیل بھی پش کرتے ہیں ۔

محمد فیض احمد صاحب اویسی مصنف کتاب "اذان بر قبر" اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور مصنف نے قبر پر اذان دینے کو ثابت کرنے کی پوری کوشش کی ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) قبر پر اذان دینا بدعت ہے کتاب وسنت اور سلف صالحین کے عمل سے اس کا کوئی ثبوت نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ۔

«من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منه فهورد» صحیح البخاري كتاب الصلح باب اذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود (٢٦٩٧) (بخاری و مسلم)

"یعنی جس نے ہمارے دین میں اضافہ کیا وہ مردود ہے ۔"

اور سوال ۔ میں ذکر کردہ حدیث زیر بحث مسئلہ قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اس سے مستدل کا قبر پر اذان دینے کے جواز پر استدلال کرنا اس کی جہالت اور لاعلمی کا مظہر ہے اس میں تو صحابی رضوان اللہ عنھم اجمعین جلیل پر قبر تنگ ہونے کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محض تسبیح وتکبیر میں سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنے کا ذکر ہے اس کے سبب اللہ رب العزت نے اس کی قبر کو فراخ کر دیا تھا پھر یہ کہاں ہے کہ مسنون ومشروع اذان بھی اس موقعہ پر کہی گئی ۔

قُل هاتوا بُرهـٰنَكُم إِن كُنتُم صـٰدِقينَ ١١١ ... سورة البقرة

(2) حدیث ہذا "مسند احمد رحمۃ اللہ علیہ" کے علاوہ "طبرانی کبیر"

المعجم الکبیر ٦/١٣(٥٣٤٦) للطبرانی فیہ ضعف مجمع الزوائد(٣/٤٦) وقال وفیہ محمود بن محمد بن عبدالرحمن بن عمرو بن الجموح قال الحسینی فیہ نظر ولم اجد من ذکر غیرہ

میں بھی موجود ہے لیکن متکلم فیہ ہے چنانچہ صاحب "مجمع الزوائد" فرماتے ہیں ۔

«وفیہ محمود بن محمد بن عبدالرحمن بن عمرو بن الجموح قال الحسینی فیہ نظر»

(3) اس کے بعد والے جملہ سوالوں کا جواب یہ ہے کہ موت کے بعد والا گھر دارالجزاء ہے دارالعمل نہین ہے کہ شیطان کا آدمی کو ورغلانے یا غلبے کا موقعہ یسر آسکے ۔ شیطانی بھاگ دوڑ صرف دنیا تک محدود ہے چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

«ان الشیطان قال : وعزتک یا رب لا ابرح اغوي عبادک ما دامت ارواحھم في اجسادھم فقال الرب عزوجل : وعزتي وجلالي وارتفاع مکاني لا ازال اغفر لھم ما استغفروني» صححہ محقق مسند الامام احمد احمد(٣/٤١)(١١٣.٧) بتحقیق الحمزۃ یونس حدثنا لیث عن یزید یعنی ابن الھاد عن عمرو بن ابی سعید...الخ واسنادہ صحیح المشکاۃ(٢٣٤٤) والتحقیق الثانی للبانی علی المشکاۃ (٢٢٨٣) وقال : حسن بجموع الطریقین الصحیحۃ(104)

(رواہ احمد بحوالہ مشکواۃ باب الاستغفار والتوبۃ)

"تحقیق شیطان نے پروردگار سے عرض کیا اے میرے پروردگار ! تیری عزت کی قسم میں تیرے بندوں کو ہمیشہ گمراہ کرتا رہوں گا جب تک کہ ان کے ارواح ان کے بدنوں میں ہوں گے پس پروردگار نے فرمایا مجھے اپنی بزرگی وعزت اور بلند مرتبہ کی قسم ہے کہ میں ان کو ہمیشہ بخشتا رہوں گا جب تک کہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے ۔

لہذا بعد از موت شیطانی تسلط یا بذریعہ اذان اس کو اس موقعہ پر بھگانے کا نظریہ بالکل فضول اور بے کار ہے تار عنکبوت سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے ۔

وَاللَّهُ يَهدى مَن يَشاءُ إِلىٰ صِرٰطٍ مُستَقيمٍ ٤٦ ... سورة النور

واضح ہو کہ اہل بدعت کا ہمیشہ سے شیوہ ہے کہ وہ اپنے خود ساختہ نظریات وعقائد کی ترویج کے لیے کتاب وسنت کی قطع برید میں لگے رہتے ہیں شاید کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل جائے دراصل فعل ہذا دین ودنیا کے اعتبار سے انتہائی خطرناک کھیل ہے ۔

أُولـٰئِكَ الَّذينَ اشتَرَوُا الضَّلـٰلَةَ بِالهُدىٰ فَما رَبِحَت تِجـٰرَتُهُم وَما كانوا مُهتَدينَ ١٦ ... سورة البقرة

اللہ رب العزت جملہ مسلمانوں کو رجوع الی الحق کی توفیق بخشے آمین !

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص618

محدث فتویٰ